رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

تار کا پتہ ''الفضل قادیان''

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ILY
ADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴/۸
سہ ماہی ۲/۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۹ شعبان سنہ ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۵ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۰۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج ساڑھے ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت ممدوحہ کی طبیعت نسبتاً کل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی و دیگر مبلغین رتو چک ضلع گورداسپور سے واپس آ گئے ہیں۔

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر مولوی فاضل نے ''سادہ زندگی'' کے موضوع پر تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبۂ نصوح کے بعد قرآنی احکام پر عمل کرنے کی برکات

''بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ اگر کوئی توبۂ نصوح اختیار کر کے دس روز بھی قرآنی منشاء کے بموجب مشغولی اختیار کرے۔ تو اپنے قلب پر نور نازل ہوتا دیکھے گا۔ یہ خصوصیت دین اسلام کی بلا استعمال نہیں۔ صدہا پاک باطنوں نے اسی راہ سے فیض پایا ہے۔ جو لوگ سچے دل سے یہ راہ اختیار کرتے ہیں۔ خدا ان کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ اور ان میں وہ انوار پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے ایک عالم حیران رہ جاتا ہے۔ بجز اس کے سب حجاب ہیں جو ان لوگوں کو پیش آتے۔ جن کا سلوک کمال تک نہیں پہونچا تھا۔ کاش اگر وہ زندہ ہوتے۔ تو ان کی حقیقت ان کے تابعین پر کھل جاتی۔ کئی ایسے مُردے ہیں۔ جن کی بے ہودہ تعریفیں کی گئی ہیں۔ لیکن کاملوں کا نشان یہی ہے۔ کہ وہ اپنے نبی معصوم کی پوری پوری متابعت اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں محو ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم میں صریح فرق ہے۔ اور کوئی ایسا طالب نہیں۔ جس پر یہ فرق ظاہر نہ ہو سکے۔ پھر مشکل تو یہ ہے۔ کہ بعض لوگ طالب ہی نہیں ہیں۔ دنیا کے لئے کیا کچھ محنت نہیں کرتے۔ ایک پیسہ کا برتن بھی دیکھ بھال اور ٹھوک بجا کر لیتے ہیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی ٹوٹا ہوا نکلے۔ لیکن دین کا کام صرف زبان کے حوالے کر رکھا ہے۔ اور فعل کے سچے امتحان سے اس کو نہیں آزماتے۔ اور آنکھ کھول کر نہیں دیکھتے۔ اور دلی اخلاص سے طالب بن کر جستجو نہیں کرتے۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ'' (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۳۹)

Digitized by Khilafat Library

وصیتیں

نمبر ۴۳۸۴ ۔ منکہ اللہ داد ولد قطب الدین قوم گوجر گوت کھٹانہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۳ ماہ جون ۱۹۰۳ء ساکن ماجرا متصل دیو تار ڈاک خانہ دیو تار تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ماہ جون ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اراضی مزروعہ ۲۰ بیگھ بارانی واقعہ رقبہ موضع ماجرا جس کی قیمت تخمیناً ۴۰۰ روپیہ اور ایک مکان خام ۶ مرلہ کا جس کی قیمت تخمیناً ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۔/۶۰۰ روپیہ ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد :- اللہ داد ولد قطب دین قوم گوجر گوت کھٹانہ

گواہ شد :- شاہ محمد گوجر کھٹانہ سکنہ ماجرا

گواہ شد :- حکیم محمد قاسم قریشی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مالہ موسی۔

نمبر ۶۳۶۳ ۔ منکہ امۃ الرحیم عطیہ بنت ڈاکٹر بدر الدین صاحب احمد زوجہ صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی قوم شیخ پیشہ تبلیغ ساکن قادیان بیعت پیدائشی احمدی ڈاک خانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ مہر نقد ۔/۱۰۰۰ روپیہ زیورات قیمتی ۔/۴۰۰ روپیہ ہیں۔ اس کے علاوہ ایک سو روپیہ نقد موجود ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ ان رقوم کا اور وفات کے وقت جو مالیت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :- امۃ الرحیم عطیہ

گواہ شد :- مطیع الرحمن بنگالی زوج موصیہ۔ گواہ شد :- خاکسار۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد والد موصیہ

نمبر ۶۴۱۴ ۔ منکہ مہر الدین ولد الٰہی بخش قوم ملاح پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۰۲ء ساکن فیض پور ڈاک خانہ رعیہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد چار بیگھ زمین ہے جس کی قیمت مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اپنی آمدنی کے حصہ آمد وصیت مبلغ ۔/۴ روپے سالانہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری کوئی اور جائداد میرے فوت ہونے کے بعد ثابت ہو جائے تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔ اس واسطے آج مورخہ ۱۶/۱۰/۳۶ کو وصیت لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے

العبد :- نشان انگوٹھا مہر الدین ولد الٰہی بخش موصی

گواہ شد :- غلام رسول احمدی چٹھی رساں رعیہ خاص تحصیل نارووال بقلم خود

گواہ شد :- سید حسین علی شاہ ساکن علی وال سیدہ اں

اعلان نکاح

موضع ندردن میں ۱۶ر اکتوبر کو برادرم جلال الدین صاحب ولد سید باقر علی شاہ صاحب کا نکاح جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بنت محمد صادق شاہ صاحب کے ساتھ پڑھا۔ عبد الغفار از سنور

"پیغام صلح" کی ایک غلط بیانی کی تردید

خواجہ غلام رسول صاحب نے جو کچھ اخبار پیغام صلح مورخہ ۳ر اکتوبر میں شائع کرایا ہے۔ سراپا غلط۔ جھوٹ۔ اور سراسر بہتان ہے۔

خواجہ صاحب لکھتے ہیں "گذشتہ ۲۲ سال کے عرصہ میں ہمارے علاقہ میں کبھی مناظرہ و مباحثہ نہ ہوا تھا صرف پارسال ایک معمولی مناظرہ موضع تاری اگام ریو میں اور دوسرا یاری پورہ میں ہوا۔ میں بھی ان مناظروں میں شریک ہوا تھا۔ قادیانی مبلغ نے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کا سراپا غلط مسئلہ ایسے طریق پر پیش کیا کہ میری توجہ حضرت صاحب کی کتب بغور پڑھنے کی طرف پھر گئی اور ساتھ ہی میں نے بہت بہت دعائیں شروع کر دیں" اس کا پہلا جواب میری طرف سے لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہے۔ ثانیاً میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب بھی ان مناظروں کے بعد نہیں پڑھی۔ پھر لکھتے ہیں۔ "گذشتہ سال جلسہ قادیان پر جانے سے بہت امور کا انکشاف ہو گیا اور آخر میرا شرح صدر ہو گیا" حقیقت یہ ہے کہ ان کی بدعملیوں اور بدکرداریوں کا ایک لمبا چوڑا سیاہ اعمال نامہ مرکز میں بھیجا گیا۔ تو وہ بستر بوریا باندھ کر اپنی براءت کے لئے قادیان گئے۔ مگر جب کچھ نہ بنا۔ تو اپنا سا منہ لے کر واپس لوٹ آئے۔ پھر لکھتا ہے "اگست ۱۹۳۶ء سے میں نے جماعت قادیان سے علیحدگی اختیار کر لی" حالانکہ بات یہ ہے کہ اس کو جماعت سے اس کی بدعملیوں کی وجہ سے خارج کر دیا گیا۔ آخر میں لکھا ہے۔ "ساتھ ہی میں نے خلیفہ قادیان سے ایک زبردست مطالبہ کیا لیکن اس کا کوئی جواب نہ مل سکا بلکہ ان مطالبات کی وجہ سے مجھے جماعت سے خارج کر دیا" سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد۔ پہلے لکھا ہے۔ میں خود علیحدہ ہوا اور یہاں لکھا ہے مجھے جماعت سے خارج کر دیا۔ ثانیاً میں اس کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ مطالبات چھوڑ کوئی ایک ہی مطالبہ ثابت کرے جو اس نے سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کیا ہو۔ میں خواجہ صاحب مذکور کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ مؤکد بعذاب حلف کھا کر تحریر کریں۔ کہ جو کچھ انہوں نے لکھا وہ صحیح ہے خواجہ صاحب میرے چچا زاد بھائی ہیں میں ان کے سب حالات سے بخوبی واقف ہوں۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
ایسی غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطباء اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھر رہے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

پتہ :- عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دوم ایبٹ آباد

نجف خان ولد سعد اللہ خان پٹھان ساکن لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد

بنام

محمد گل ولد میرا خیل کار میر حسین ولد ولی مرتین دخیل کار اقوام گوجر۔ میر افضل خان محمد عجب خان۔ ہدائت محمد خان۔ اکرم۔ بلند خان پسران حسین خان۔ محمد یوسف خان ولد جانداد خان۔ عطا محمد خان ولد محمود خان۔ سید محمد خان ولد ولائت خان۔ امیر خان یعقوب خان پسران میر حسین خان۔ شیر محمد خان۔ قلندر خان۔ پسران عبد اللہ خان ساکنان لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۸۰ روپیہ بقایا لگان از ربیع ۱۹۳۴ء تا ربیع ۱۹۳۶ء حصہ اراضی کھاتہ ۲۸۱ خسرہ ۲۲۲۳ واقعہ لنگرہ

ہرگاہ کہ بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۲۹ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم — (مہر عدالت)

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دوم ایبٹ آباد

نجف خان ولد سعد اللہ خان پٹھان ساکن لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد مدعی

بنام

نور عالم ولد شیر علی گوجر ساکن مہدا داخلی لنگرہ رعیت میر افضل خان و محمد عجب خان ہدائت محمد خان۔ اکرم خان۔ بلند خان پسران حسین خان۔ سید محمد خان ولد ولائت خان امیر خان۔ یعقوب خان پسران میر حسین خان۔ شیر محمد خان قلندر خان پسران عبد اللہ خان محمد یوسف خان ولد جانداد۔ عطا محمد خان ولد محمود خان ساکنان لنگرہ

دعوےٰ دلاپانے مبلغ للعہ روپیہ بقایا لگان جنسی از خریف ۱۹۳۴ء تا ربیع ۱۹۳۶ء ۱/۳ حصہ اراضی کھاتہ ۱۸۱ خسرہ ۲۱۷۳ واقعہ لنگرہ زیر دفعہ ۷۷ شق سوم حرف (ن) ایکٹ ۱۶ بابت ۱۸۸۷ء

ہرگاہ کہ بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ ۲۰ تک حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں تو بہتر ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم — (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دوم ایبٹ آباد

محمد عجب خان ولد حسین خان پٹھان ساکن لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد

بنام

میر احمد۔ فضل دین۔ ولی۔ خیاتہ اللہ دین پسران جیون۔ فضل داد ولد حسین گوجر ساکنان مہدا داخلی لنگرہ دخیل کار رعیت میر افضل خان۔ ہدائت محمد خان۔ اکرم خان۔ بلند خان پسران حسین خان۔ محمد یوسف ولد جانداد۔ عطا محمد خان ولد محمود خان۔ سید محمد خان ولد ولائت خان۔ امیر خان۔ یعقوب خان پسران میر حسین خان۔ شیر محمد خان۔ قلندر خان پسران عبد اللہ خان۔ نجف خان ولد سعد اللہ خان ساکنان لنگرہ

دعوےٰ دلاپانے ۳۰ روپیہ بقایا لگان از ربیع ۱۹۳۵ء تا ربیع ۱۹۳۶ء بابت اراضی کھاتہ ۲۸۹ خسرہ ۲۲۴۶ تعدادی ۷ کنال واقعہ لنگرہ

ہرگاہ کہ بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۲۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

۲۹ — اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم — (مہر عدالت)

باجلاس خان جان محمد خان صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دوم ایبٹ آباد

محمد عجب خان ولد حسین خان پٹھان ساکن لنگرہ تحصیل ایبٹ آباد

بنام

عالم دین ولد فضل گوجر ساکن مہدا داخلی لنگرہ۔ میر افضل خان۔ ہدائت محمد خان۔ اکرم خان بلند خان پسران حسین خان۔ محمد یوسف خان ولد جانداد خان۔ عطا محمد خان ولد محمود خان سید محمد خان ولد ولائت خان۔ امیر خان یعقوب خان پسران حسین خان۔ شیر محمد خان قلندر خان پسران عبد اللہ خان۔ نجف خان ولد سعد اللہ خان ساکنان لنگرہ

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۲۰ روپیہ بقایا لگان بابت فصل از خریف ۱۹۳۴ء تا ربیع ۱۹۳۶ء اراضی کھاتہ ۲۸۱ خسرہ ۲۲۰۲ تعدادی ۱۸ مرلہ واقعہ لنگرہ

ہرگاہ کہ بیان مدعی سے عدالت کو تسلی ہو چکی ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۲۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۹

اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم — (مہر عدالت)

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق

پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

سرمہ نور رجسٹرڈ

سرموں کا سرتاج دنیا میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ قادیان کی بزرگ ہستیاں اطباء و ڈاکٹر وسا۔ امراء پُر زور الفاظ میں تصدیقات فرما رہے ہیں۔ قادیان کا قدیمی مشہور عالم ادویہ نظیر تحفہ کل امراض چشم میں شرطیہ مفید ہونے کے علاوہ نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بےنظیر ہے قیمت فی تولہ ۵ روپے۔ قیمت چھ ماشہ ایک روپیہ ملنے کا پتہ۔ محمد حیات منیجر رفیق حیات قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۳ نومبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل نے لیجسلیٹو اسمبلی سیشن ملتوی کر دیا ہے۔ صدر اسمبلی سر عبدالرحیم آج شملہ سے دہلی آئے۔ اور ایک دو دن کے قیام کے بعد کلکتہ چلے جائیں گے

لاہور ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے نئے آئین کے ماتحت جدید پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ان آٹھ نشستوں کا انتخاب دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ جو صرف ہریجنوں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں ۵ نومبر کی تاریخ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے اور ۶ نومبر کو ضمانتیں داخل کی جائیں گی پولنگ ۳ دسمبر سے ۱۰ دسمبر تک ہوگا۔

نئی دہلی ۲ نومبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان کے درمیان نئے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں حکومت ہند کے غیر سرکاری مشیروں کا میمورنڈم ۲۳ اکتوبر کو بذریعہ ڈاک لنڈن بھیجا گیا ہے۔ نومبر کے آخر تک اس میمورنڈم کے سلسلہ میں برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کی جوابی تجاویز دہلی پہنچ جائیں گی یکم دسمبر کو غیر سرکاری مشیران تجاویز پر غور کرنے کے لئے دہلی بلائے جائیں گے اگر ہندوستانی ٹریڈ ڈیلیگیشن کو لنڈن بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس میں سر پرشوتم داس ٹھاکر داس اور سر ایڈورڈ نتھال شامل ہونگے سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ غیر سرکاری مشیروں کے میمورنڈم پر حکومت ہند کا تبصرہ نومبر کے تیسرے ہفتے لنڈن بھیجا جائے گا

لاہور ۲ نومبر۔ ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب کو جنرل سکرٹری انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اگریکلچر روم کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ آسٹریلیا میں ۱۲۶۴۰ ایکڑ رقبہ میں گندم کی کاشت کی گئی ہے گذشتہ سال ۱۱۹۷ ایکڑ زمین سے ۴۶۷۳ ٹن گندم پیدا ہوتی تھی۔

سلہٹ (لوئر آسام) ۲ نومبر کوئی گھاٹ سے جو نواحی سلہٹ میں ہے ہندو مسلم تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر ایک درجن اشخاص زخمی ہوئے۔

جموں ۲ نومبر۔ کل دیانند آیورویدک کالج لاہور کے بعض طلباء پر بجلی گری۔ جس سے ایک ہلاک اور قریباً ۱۵ زخمی ہو گئے۔ چار کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

ملن یکم نومبر۔ تقریباً سوا دو لاکھ کے ایک بھاری اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا کہ لیگ آف نیشنز محض فرضی مساوات کی بے ہودگی پر قائم ہے یا تو از سر نو اس کی تنظیم کی جائے یا اسے کلیتہً توڑ دیا جائے۔

بغداد یکم نومبر۔ پارلیمینٹ توڑ دی گئی ہے اور عام انتخابات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بادشاہ کے دستخطوں سے ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر کنگ اور لیجسلیچر کے درمیان تعاون ضروری ہے تاکہ کیبنٹ مجوزہ اصلاحات کو عملی جامہ پہنا سکے۔

گوالیار ۲ نومبر۔ اپنی تخت نشینی کے سلسلہ میں مہاراجہ صاحب گوالیار نے کاشتکاروں سے واجب الادا قریباً ساٹھ لاکھ روپیہ کی معافی اور اچھوت ادھار کے لئے ایک کروڑ روپیہ وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔

مدراس یکم نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اندھرا یونیورسٹی کے سینیئر لیکچرار اقتصادیات مسٹر راؤ کو کیمبرج یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری دی ہے۔ مسٹر راؤ پہلے ہندوستانی ہیں جنہیں یہ ڈگری دی گئی ہے۔

مدراس یکم نومبر۔ گورنمنٹ نے مدراس کارپوریشن کی اس درخواست کو نامنظور کر دیا ہے کہ کارپوریشن کو ان اشخاص پر ٹیکس لگانے کی اجازت دی جائے جو کسٹمس اور ایسٹ کے دنوں میں بذریعہ ریل یہاں آئیں۔

سری نگر ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نومبر کے آخر میں سر برجور لال جوڈیشل منسٹری کا چارج مسٹر لال گوپال مکرجی کو دے دیں گے۔ اور خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب چیف جسٹس کے عہدہ کا چارج لیں گے۔ سر برجور لال فیڈریشن کے معاملات کے سلسلہ میں سپیشل منسٹر ہونگے اور منسٹر کے این ناکس۔ رائے بہادر اننت رام سے ریوینو منسٹری کا چارج لیں گے۔

لاہور یکم نومبر۔ آج بعد دوپہر عدالت کے حکم سے لالہ ہرکشن لال کے گھر کے سامان وغیرہ کی ان کی پرانی کوٹھی واقعہ فیروز پور روڈ پر نیلامی کی گئی۔

بمبئی یکم نومبر۔ گورنمنٹ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی میں آمد و رفت باقاعدہ ہو رہی ہے۔ تمام منڈیاں کھل گئی ہیں اور کاروبار نارمل صورت حالات پر آ گیا ہے۔

لاہور ۲ نومبر۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ یونین گورنمنٹ نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کو جانے والے مسافروں میں سے کسی ہندوستانی کو جو جہاز پر سوار ہونے سے پیشتر ہندوستان کے کسی حصہ میں رہا ہو۔ یونین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی تاوقتیکہ وہ بندرگاہ کے افسر صحت کے سامنے اس بات کی شہادت پیش نہ کرے کہ ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے کم از کم ۱۲ دن اور زیادہ سے زیادہ تین سال پیشتر اسے چیچک کا کامیاب ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔ یا اس کے جسم پر مرض چیچک کے پہلے سے نشان موجود ہیں جن یا اس پر ٹیکہ لگانے سے اثر نہیں ہوسکتا۔

پشاور یکم نومبر۔ زبردست بارش کی وجہ سے شاگئی اور لنڈی کوتل کے درمیان ریلوے لائن کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے اس لئے اغلباً خیبر ریلوے پر ٹریفک ۶ نومبر تک بند رہے گا۔

لاہور ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کے تمام سرکاری ملازمین کے نام اس مطلب کے سرکلر جاری کئے گئے ہیں۔ کہ وہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں غیر جانبدار رہیں۔ اور انتخابات میں کھڑے ہونے والے کسی بھی امیدوار کی بلاواسطہ یا بالواسطہ امداد نہ کریں ورنہ انہیں مستوجب سزا متصور کیا جائے گا۔

لنڈن یکم نومبر۔ دار العوام میں فسادات بمبئی کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ بمبئی کے فرقہ وار فسادات کے سوا ہندوستان کے باقی تمام حصوں میں صورت حالات بہتر ہے۔ فسادات بمبئی میں ۶۰ آدمی ہلاک اور ۵۰۰ زخمی ہوئے۔ اس تجویز کے جواب میں کہ فسادات کے موقعہ پر پولیس گولی چلانے کی بجائے اشک آور گیس استعمال کیا کرے۔ نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ پنجاب کے فسادات میں اشک آور گیس استعمال کی گئی تھی اور ان تجربات کے پیش نظر وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔

کراچی یکم نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریلوے بورڈ کا طرز عمل نواب شاہ میرپور خاص لائن کی تکمیل کے متعلق تبدیل ہو گیا ہے۔ یہ لائن شمالی اور مشرقی سندھ میں براہ راست رسل و رسائل کے اہم کام کو سرانجام دے گی اندازہ کیا جاتا ہے کہ سندھ لائیٹ ریلوے لمیٹڈ کو عنقریب حکومت کی طرف سے بعض احکام موصول ہونگے جن میں متذکرہ صدر امور کی تکمیل کی ہدایت کی جائے گی۔ تاکہ سندھ کے رسل و رسائل کی اس کمی کو پورا کیا جا سکے۔

بغداد ۲ نومبر۔ عراق میں خونریزی کے بغیر جو حیرت انگیز سیاسی انقلاب بپا ہوا ہے اس کی تہ میں کرد لیڈر صدقی بے کا ہاتھ ہے جو ایک عرصہ سے عراق میں کردوں کی آزادی کے لئے کوشاں ہے

Digitized by Khilafat Library

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد ۳۱ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی صحت میں ایک گونہ ترقی ہے - صبح کے وقت طبیعت میں قدرے حرارت تھی - جو غالباً کل کے خطبہ جمعہ کی وجہ سے ہو گئی :- (نامہ نگار الفضل)

Digitized by Khilafat Library

جماعتہائے احمدیہ بنگال کی بیسویں سالانہ کانفرنس

برہمن بڑیہ - ۳ نومبر - جناب غلام صمدانی صاحب خادم بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - احمدیانِ بنگال کی بیسویں سالانہ کانفرنس خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی - بنگال کی مختلف جماعتوں کے افراد اس میں شامل ہوئے - دیگر امور کے علاوہ مختلف اقوام و ملل کے درمیان محبت و مؤدت کے مسئلہ پر بہت زور دیا گیا - خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے اپنی طویل تقریر میں بنگال کے احمدیوں کی قربانی و ایثار کے ذکر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی - آپ نے حاضرین کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی - کہ ہمسایوں سے ہمیشہ صلح و آشتی سے رہنا چاہیئے - اور ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے - جن سے انکے جذبات مجروح ہونیکا اندیشہ ہو - آپ نے دوسری اقوام کے لوگوں سے بھی اپیل کی - کہ انہیں مسلمانوں کے جائز حقوق کو ملحوظ رکھنا چاہیئے - آپ نے اس امر کی وضاحت فرمائی - کہ غیر منصفانہ سلوک سے کوئی قوم دوسری قوم سے سچی اور مستقل دوستی قائم نہیں کر سکتی -

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے علاوہ خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خانصاحب - خانصاحب مبارک علی صاحب جناب دولت احمد خانصاحب ..... قاضی خلیل الرحمٰن صاحب قائم - عبد الرحمٰن صاحب - خاکسار غلام صمدانی خادم - چوہدری مظفر الدین صاحب مولوی ظل الرحمٰن صاحب - سید اعجاز احمد صاحب اور علی قاسم خانصاحب نے کانفرنس میں مختلف مذہبی اور معاشرتی مسائل پر تقریریں کیں :-

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱ - صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے - احباب کو چاہیئے - اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں - تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں -

۲ - اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے حالانکہ وعدہ زیادہ تھا - وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے - حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا - جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا - وہ توجہ کریں :-

۳ - جو دوست خود ادا کر چکے ہیں - یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں - لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں - کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے ؟

۴ - جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو - اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے - اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں :-

۵ - اماموں کو چاہیئے - خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں :-

خاکسار: مرزا محمود احمد (۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

ہمارے عزیز محمد مظہر الحق صاحب نے ایم - بی - بی - ایس کا فائنل امتحان نہایت اعلےٰ نمبروں پر پاس کیا ہے آپ مسلمانوں میں اول نمبر پر رہے ہیں - اور مجموعی طور پر بھی اچھی پوزیشن حاصل کی ہے -

عزیز مظہر الحق صاحب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب بازار حکیماں لاہور کے بھتیجے اور ہمارے مرحوم بہنوئی بابو محمد فضل الحق صاحب کے فرزند ہیں جو موصی تھے - اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں - خدا تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے آمین :-

خاکسار محمد اسلم لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور)

انجمن احمدیہ پسرور کا سالانہ تبلیغی جلسہ

انشاء اللہ العزیز ۷ و ۸ نومبر ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگا - جس میں علاوہ مقامی معززین و رؤسا علاقہ کے مرکز سے بھی بعض جید علماء شامل ہونگے - گرد و نواح کی جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ احباب کو شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھانا اور فائدہ اٹھانا چاہیئے -

نیز موسمی حالات کے پیش نظر ہلکی سردی کے لئے مناسب بستر ہمراہ لے جانا چاہیئے :-

ـــــ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) ـــــ

خوبصورت قطعے

منشی کرم علی صاحب کاتب قادیان نے تین نہایت خوبصورت قطعے شائع کئے ہیں جن میں سے ایک میں سورۃ فاتحہ - دوسرے میں الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ اور تیسرے میں "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤنگا" نہایت خوشخط بقلم جلی لکھا ہے - تینوں کی قیمت دو آنے ہے

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ شعبان ۱۳۵۵ھ

پنجاب میں فرقہ وار فساد اور پولیس

پنجاب میں گذشتہ سال کے دوران میں فرقہ وار فسادات کے متعلق حکومت نے جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ضلع فیروزپور میں ۱۲۔ ضلع حصار میں ۱۸۔ ضلع لائلپور میں ۱۴۔ اضلاع انبالہ منٹگمری اور لاہور میں تیرہ تیرہ فرقہ وار فسادات رونما ہوئے۔ گویا پنجاب کے ۲۹ اضلاع میں سے چھ میں فسادات ہوئے اور باقی اضلاع جن میں ضلع گورداسپور بھی شامل ہے۔ کوئی اس قسم کا فساد نہیں ہوا۔ اور ایک عجیب تر بات یہ ہے کہ جس ضلع میں ایک بار فساد ہوا۔ وہاں بار بار ہوا۔ مگر جہاں ایک بار نہیں ہوا۔ وہاں بالکل امن رہا۔

اس صورت حالات کو دیکھنے سے ایک سوال طبعًا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مثلاً جب ضلع فیروزپور میں پہلی بار فرقہ وار فساد رونما ہوا۔ تو ضروری ہے کہ احتیاطی تدابیر کے پیش نظر ریزرو پولیس کافی تعداد میں وہاں پہونچائی گئی ہو۔ لوکل پولیس بھی زیادہ چوکس ہوگئی ہو۔ اور حکومت نے بھی خطرہ کا احساس کرکے ضروری انتظامات کئے ہوں مگر یہ امر سخت حیرت کا موجب ہے۔ کہ اس ضلع میں نہ صرف فساد کا خاتمہ نہیں ہوا بلکہ وبائی صورت اختیار کر گیا۔ اور ہر مہینہ میں دو بار کی اوسط سے فسادات ہوتے رہے۔ اور یہی حال دوسرے فساد زدہ اضلاع میں ہوا۔ اب دو ہی باتیں ہیں۔ یا تو حکومت نے ان اضلاع میں جب پہلی بار فرقہ وار فساد ہوا۔ پولیس وغیرہ کے خاطر خواہ انتظامات نہ کئے۔ یا پھر فرقہ وار فسادات کے جراثیم پولیس کی موجودگی میں پرورش پاتے رہے۔

لیکن قادیان میں گذشتہ دو تین سال میں جو کچھ ہمارے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ وہ پہلی صورت کی تردید کرتا ہے۔ کسی وہم کی بناء پر حکومت نے قریبًا تمام گذشتہ سال قادیان میں پولیس کی باقاعدہ چھاؤنی چھپائے رکھی۔ اور اگر کونسل کا کوئی ممبر دریافت کرے تو معلوم ہوگا۔ کہ ہزارہا روپیہ حکومت نے اپنی کسی خاص پالیسی کی بناء پر قادیان میں پولیس پر خرچ کر دیا۔ حالانکہ یہاں فرقہ وار فساد نہ صرف یہ کہ گذشتہ سال ہی نہیں ہوا۔ بلکہ آج تک کبھی بھی نہیں ہوا۔ پس ظاہر ہے کہ جو حکومت مفروضات کی بناء پر پولیس کے انتظامات کرنے میں اس قدر سرگرم ہے۔ وہ فی الواقع کسی ضلع میں ایک بار فساد رونما ہو جانے پر زیادہ سے زیادہ احتیاطیں اور انتظامات کرنے سے کیونکر غافل رہ سکتی ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ جہاں جہاں فساد رونما ہوا۔ وہاں حکومت نے پولیس کے خاص انتظامات کئے ہونگے ان حالات میں صرف دوسری صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ فرقہ وار فسادات کے جراثیم تلف کرنے میں نہ صرف پولیس کو کامیابی نہ ہوئی۔ بلکہ وہ اور زیادہ پھیلے۔ ورنہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ ایک بار فساد ہونے کے بعد جب پولیس نے صورت حالات پر پوری طرح قابو پالیا تو بار بار اس ضلع میں فسادات رونما ہوتے رہتے۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ حکومت کے بعض ارباب حل وعقد اس نظریہ کی صحت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے لیکن جب تک وہ اس پہلو پر غور نہیں کرینگے۔ فسادات دُور نہیں ہو سکتے قادیان کے متعلق ہم ناقابل تردید شواہد سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ پولیس کے بعض افراد نے یہاں فرقہ وار فساد برپا کرانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور ان کی موجودگی میں حالات اس قدر نازک ہوگئے۔ کہ اگر کسی اور جگہ ان کا عشر عشیر بھی ہوتا۔ تو خطرناک فساد کا رونما ہونا یقینی تھا۔ لیکن قادیان اس سے محفوظ رہا۔ اس لئے نہیں۔ کہ قادیان میں پولیس موجود تھی۔ بلکہ اس لئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر حالت میں پُرامن رہنے کی تلقین فرمائی۔ ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھانے کا ارشاد فرمایا۔ اور جماعت کے ہر ایک فرد نے کئی مواقع پر خون کے آنسو گراتے ہُوئے اور لہو کے گھونٹ پیتے ہوئے حضور کے ارشاد کی حرف بحرف تعمیل کی۔ ورنہ جہاں تک پولیس کا تعلق تھا۔ اس نے نہ صرف ہماری مظلومیت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ بلکہ ایسا رویہ اختیار کیا۔ جس سے فتنہ پردازوں کی حوصلہ افزائی ہوتی رہی۔ اور انہوں نے احمدیوں کو اشتعال دلا کر فساد برپا کرنے کے لئے ایسی ایسی حرکات کیں۔ جنہیں کوئی انسان سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا

حکومت اگر صوبہ میں امن قائم کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے نہ صرف فرقہ وار فسادات۔ بلکہ ہر قسم کے خلاف قانون جرائم کے جراثیم سے پولیس کو صاف کرنا چاہیئے۔ ہم کسی خاص پولیس افسر کے متعلق کچھ نہیں کہتے لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ محکمہ پولیس میں کیا اور حکومت کے دوسرے اداروں میں کیا۔ ایسا عنصر موجود ہے۔ جو اپنی دناءت طبع اور سفلہ مزاجی کے باعث حکومت کی وفادار۔ پابند قانون اور امن پسند رعایا میں بھی بدامنی اور بے چینی پیدا کر رہا ہے۔ اور صوبہ کی بدقسمتی سے حکومت کا احساس خودداری اور پرسٹیج کے قیام کا خیال ایسے لوگوں کی پردہ پوشی کا باعث بن رہا ہے۔

اگر حکومت ہمارے مشورہ پر عمل کرنا پسند کرے۔ تو ہم بڑے زور کے ساتھ کہینگے کہ سرکاری افسروں کے خلاف شکایات کی تحقیقات کرانے کو وہ اپنے پرسٹیج کے منافی نہ سمجھے۔ بلکہ ان کی خلاف قانون اور خلاف امن حرکات پر بھی کڑی نگرانی رکھے

تنگ دل ہندوؤں کا افسوسناک طریق عمل

معلوم ہوتا ہے۔ ہندوؤں نے اب یہ تہیہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان کی سرزمین میں یا تو رہنے ہی نہ دیں۔ اور اگر رہنے دیں۔ تو اپنی غلامی کا طوق ان کے گلے میں ڈال کر۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا کے صدر کی یہ آواز جو لاہور میں بلند کی گئی ابھی فضا میں گونج ہی رہی ہے۔ کہ ”ہندوستان اصل میں ہندوؤں کے لئے ہے“ ادھر ناسک میں ایک اور ہندو لیڈر مسٹر ایل۔ بی۔ بھوپٹ کار نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ”ہندو کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ جلد از جلد سوراج حاصل کرنے کے لئے ان کے دھارمک۔ مجلسی اور سیاسی حقوق کو قربان کیا جائے۔ وہ اس بات کو ترجیح دینگے۔ کہ سوراج قسط وار حاصل ہو۔ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے آگے سر تسلیم خم نہیں کر سکتے“ (ملاپ ۳ر نومبر)

وہ لوگ جو کھلے بندوں یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ وہ مسلمانوں کے آگے سر تسلیم خم نہیں کر سکتے۔ اس لئے حیرت انگیز ہے کہ مسلمان اگر ان کا سر تسلیم خم کرانے کی ہمت رکھتے۔ تو ہندوؤں کو بار بار یہ اعلان کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔

اس قسم کے ہندوؤں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ مسلمان بھی ہندوستان پر اپنا ایسا ہی حق سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ہندو۔ اور وہ اس حق سے دستبردار ہونے کے لئے قطعًا تیار نہیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت

آثارِ عشق یعنی عبادتِ الٰہی اور خدمتِ خلق

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
اب جو ہیں خاک انتہا ہے یہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

ایک دن میں عشق کے اس انجام پر غور کر رہا تھا۔ جو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ سوچ رہا تھا۔ کہ اگر یہ سب ولولے جاتے رہے۔ اور تمام جذبات ٹھنڈے پڑ گئے۔ تو پھر محبت ہی کیا رہی۔ اور جو اس میں بے حد مزا اور لذت ہے۔ وہ بھی ساتھ ہی چلا جائے گا۔ اور اگر خاک کی طرح ہو گئے۔ تو گویا پہلے سے بھی گئے گزرے ہو گئے۔ آیا اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ جو ظاہر ہے۔ یا کچھ اور مطلب ہے؟

میں نے جب اس بات پر غور کیا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک طرح سے تو یہ بالبداہت غلط ہے۔ یعنی اس طور پر کہ اللہ تعالےٰ کی ذات لا انتہا ہے۔ اور اس کی صفات کا جلوہ بھی نہ صرف لا انتہا۔ بلکہ لا انتہا اقسام کا ہے۔ پس ابتدائے عشق کے وقت جو اس کی صفات کی تجلیاں عاشق کو نظر آتی ہیں۔ ان کی وجہ سے وہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اور کچھ مدت بعد پھر وہ جوشش قدرتی طور پر نہیں رہتا اس لئے کہ ایک قسم کا وصل بھی ساتھ ہی میسر آ جاتا ہے۔ کیونکہ عشق اور وصل لازم و ملزوم ہیں۔ مگر وصل بہت سے ظاہری جوشش اور خروش کو نکال کر اس کی جگہ ایک ٹھنڈک اور آرام اور تسکین اور اطمینان دل میں بھر دیتا ہے۔ اور اس اطمینانی کیفیت کو شریعت نے نہ صرف تسلیم کیا ہے۔ بلکہ ایسے نفس مطمئنہ کی بہت تعریف کی ہے۔ اس حالت کے بعد پھر دوبارہ اللہ تعالےٰ اپنے صفات کی نئی تجلیاں اپنے بندہ کو دکھاتا ہے اور پھر ایک نیا ولولہ عشق کا اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر وہ کیفیت وصل یعنی اطمینان اور سکون کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ ابھی اس کیفیت پر بہت مدت نہیں گزرتی۔ کہ پھر تیسری دفعہ اور نئی تجلیاتِ صفات کے ساتھ نیا جذبۂ عشق جوش مارتا ہے۔ اور اس کے بعد پھر نیا اطمینان (اور یہ بھی قبض اور بسط کے ایک معنے ہیں)

غرض یہ بات برابر اور ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ بلکہ آخرت میں بھی جاری رہے گی کیونکہ نہ اس لا انتہا وجود کی لا انتہا صفات کی لا انتہا تجلیاں ختم ہوں گی۔ نہ عشق کے بار بار کے جوش اور ولولے ختم ہونگے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ لو۔ گو اللہ تعالےٰ کا دائمی وصل آپ کو حاصل تھا۔ مگر باوجود اس کے جب نئی معرفت آپ کو حاصل ہوتی تھی۔ ایک نئی کیفیت عشق کی پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ معرفت کا جلوہ اپنی نثر میں اور عشق کا جوش ہمیشہ ساری عمر اپنے اشعار میں ابتدائے زمانہ براہین احمدیہ سے لے کر وفات کے وقت تک ہر کتاب میں دکھاتے رہے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ تک پہنچنے کی سیڑھی نہ اکیلی معرفت ہی ہے۔ اور نہ اکیلی محبت۔ بلکہ اس کے زینے ایسے بنے ہوئے ہیں۔ کہ ایک زینہ معرفت کا ہے۔ اور دوسرا محبت کا۔ اسی طرح باری باری ایک معرفت کا ایک محبت کا برابر چلا جاتا ہے۔ اور یہ سیڑھی لا متناہی طور پر بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔ ابھی ہمارا قدم زینۂ معرفت پر تھا۔ تو اس کے نتیجہ میں اس کی نئی جلوہ گری دیکھی۔ پھر فوراً محبت کا جوش ہم کو ایک زینہ اوپر لے گیا۔ وہاں بطفیل اس محبت کے ایک اور میدان معرفت کا کھلا۔ اور ہم اس پر چڑھ گئے۔ وہاں جانا تھا کہ نیا عشق پیدا ہوا۔

غرض یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے۔ اور ابدالآباد تک چلا جائے گا۔ نہ خدا ختم ہوگا۔ نہ اس کی صفات کی تجلیات اور نہ ہم فنا ہوں گے۔ اور نہ ہماری معرفت اور محبت۔ پس یہ کام یونہی ہوتا رہے گا یہاں بھی اور آخرت میں بھی اور پنڈت دیانند جی کا وہ اعتراض خود بخود اڑ جائیگا کہ مسلمانوں کی جنت میں جا کر انسان کچھ دنوں کے بعد ملول ہو جائیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی جان لینا چاہیئے۔ کہ راہِ سلوک کا پہلا قدم محبت ہے۔ نہ کہ معرفت۔ ہاں اس پہلے زینہ کے بعد پھر معرفت اور محبت پے در پے برابر

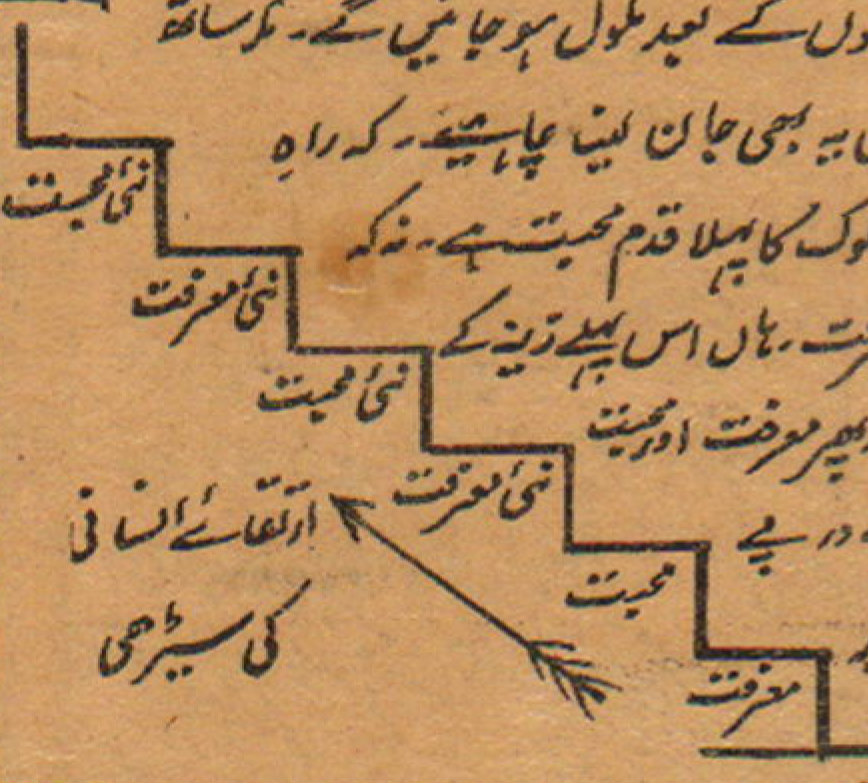

چلتی ہیں۔ مگر پہلا فضل ہمیشہ خدا تعالےٰ ہی کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ سو کچھ ایسا نقشہ ہوگا جو میں نے اوپر کھینچا ہے؟

اب اس حالت کو اگر ہم تسلیم کریں۔ تو پھر کیونکر یہ شعر اپنے ظاہری معنے دیگا کہ ؎ آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم
اب جو ہیں خاک انتہا ہے یہ

اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخر میں محبت جاتی رہے گی۔ حالانکہ یہ بالبداہت غلط ہے۔ کیا کسی کے دل میں یہ خیال گزر سکتا ہے۔ کہ ایک سچی محبت کرنے والا اپنے خاتمۂ عمر پر یا جنت میں جا کر اس بات پر راضی ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کی آگ اس کے دل سے بجھ جائے۔ اور وہ سرد پڑ جائے۔ یا خود خدا تعالےٰ ہی اس خلافِ شانِ مشیت اور مرضی حیثیت قدرت کا ارادہ کرے گا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ دراصل اس شعر میں اس شاعر نے جو صاحب حال معلوم ہوتا ہے۔ ایک اور کیفیت بیان کی ہے جس کا ذکر میں ذیل میں کرتا ہوں۔

وہ کیفیت یہ ہے۔ کہ جب انسان کی فطرت اللہ تعالےٰ کی محبت کے جوش سے بھر جاتی ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے جذبات عشق کو باہر نکالنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں کسی طرح اپنے معشوق کے تصدق ہوں وہ چاہتا ہے۔ کہ میں کسی طرح اس پر اپنی جان نثار کر دوں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح اپنا مال اس پر سے نچھاور کر دوں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح میں اس کی خدمت کروں دل میں آتا ہے۔ کہ اس کے قدموں کی خاک بن جاؤں۔ اس کے گھر کے دروازہ کے آگے بیٹھا رہوں۔ یا اس کی دہلیز پر اپنا سر رکھدوں۔ یا اس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑا رہوں۔ یا اس کے پیر دباؤں۔ یا اسے کپڑے پہناؤں۔ یا اسے کھانا کھلاؤں یا اس کے سامنے اس کے حسن و جمال کی تعریفیں کروں یا اس کے آگے آہ و زاری کروں اور اپنا سینہ کھول کر رکھدوں۔ یا اس کا کوئی سودا سلف ہو یا اور گھر کا کام ہو۔ تو دوڑ دوڑ کر کروں یا اس کا مزاج روزانہ پوچھا کروں یا بیمار ہو۔ تو علاج کروں۔ اور جس جس چیز کی اسے ضرورت ہو۔ اس کے لئے کہیں کہیں سے مہیا کروں۔ اسی طرح اگر کوئی اس پر حملہ کرے۔ یا اس سے دشمنی کرے۔ تو میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جاؤں۔ اور اس کی حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کر دوں؟

غرض ایسے فطرتی جذبات جو عشق و محبت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ ہر وقت عاشق کے دل میں اٹھتے رہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دیکھو۔ کہ معشوق نہ صرف صاحب حسن و جمال ہے بلکہ اسے کمال اتنی قدرت اور اتنی عظمت اور اتنی ہیبت اور اتنا علوشان اور اتنی بے نیازی اور اتنی سبوحیت اور اتنی قدوسیت اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ کہ نہ اسے کسی چیز کی احتیاج نہ اسے کسی بات کی ضرورت نہ وہ سوئے۔ نہ وہ اونگھے۔ نہ وہ بیمار ہو۔ نہ کوئی اس کا کسی قسم کا نقصان کر سکے۔ نہ وہ مال کا محتاج ہو نہ کسی کی مدد کا خواہشمند۔ غرض ہر احتیاج سے بالا۔ اور ہر ضرورت سے مستغنی۔ اور ہر خدمت سے لاپروا۔

187

اس صورت میں عاشق کے وُہ تمام قدرتی ولولے - اور تمام فطرتی جذبات خدمت - اور قربانی کے دب کر رہ جاتے ہیں - اور وُہ آہ مار کر کہتا ہے - کہ کاش میں کوئی خدمت کرسکتا - کاش میں کوئی قربانی پیش کرسکتا - کاش میں کوئی ضرورت پوری کرسکتا - مگر اب کیا کروں - یہاں اس کی ضرورت ہی نہیں - اور یہاں تو کوئی گنجائش ہی نظر نہیں آتی ؛

سو ان فطرتی جذبات کو محفوظ رکھنے اور آئندہ عشق کو ٹھنڈا ہونے - اور خود عاشق کو پست ہمت ہوجانے سے بچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو خالقِ فطرت ہے - ایک خاص انتظام کیا ہے - اور فرما دیا ہے - کہ اے میرے صادقو آؤ اگر کوئی میرے گھر اور گلی کے گرد پھرتے رہنے کا جذبہ رکھتا ہے - تو لو میں نے یہ کعبہ بنا دیا ہے - اس کے گرد جتنا چاہو تصدق ہوتے پھرو - اگر میری اپنی مجلس اور صحبت میں بیٹھنے کا جوش ہے - تو لو یہ میرا ایلچی ہے - اس کے ساتھ چمٹے رہو - اس کو اپنے ہاتھ لگا کر مجھے مس کرو - اور اس پر اپنی نظر ڈال کر میرے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منوّر کرو - اگر عاشقانہ حرکات کرنے کی تڑپ ہے - تو یہ لو نماز - جھکو سجدہ کرو - ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو - ادب سے بیٹھے رہو - بے قراری کا اظہار چاہتے ہو - تو لو احرام باندھو - اور صفا مروہ پر دوڑتے پھرو - تمہاری یہ سب حرکات میں اپنے لئے محسُوب کروں گا - اگر میرا کام کرنا چاہتے ہو - تو میری غریب مخلوق کے کام کرو - اگر میری عیادت کرنے کا شوق ہے - تو ایک بیمار مومن کی عیادت کرو - اگر میرے ہاتھ پیر دبانے کا ذوق ہے - تو میرے خلیفہ یا اپنے ماں باپ کے ہاتھ پیر دباؤ - اگر مجھے کچھ کھلانا چاہتے ہو - تو وُہی کھانا کسی مسکین - یتیم - یا اسیر کو کھلاؤ - اگر میرے ساتھ ایک گلاس میں پانی پینے کی حلاوت - اور ایک لقمہ مشترک کھانے کی لذت کو جی لوٹتا ہے تو اپنی بیوی کے ساتھ اس نیت سے کھانا کھاؤ - اور جہاں سے اُس نے پانی پیا ہے - وہیں اپنا مُونہہ لگا کر تم بھی پانی پیو - اور جس ہڈی کو اس نے چچوڑا ہے - وہیں سے تم بھی اسے چوسو - اگر تم خالص میری محبت - اور میری رضا کی نیت سے بے اختیارانہ جذبہ سے یہ کام کروگے اور اس میں تصنع کا شائبہ نہ ہوگا - تو میں تمہیں اس میں وُہی اصلی حلاوت اور لذت دُوں گا - جس کے تم طالب تھے -

اندھا دُنیا دار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی باتوں کو شہوت کا نتیجہ سمجھتا ہے - اور اعتراض کرتا ہے - مگر جو عارف ہے وُہ اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عشقِ الٰہی کی ان کیفیات پر حیران رہ جاتا ہے - اور درود بھیجتا ہے ؛

غرض درجنوں محکمے اور بیسیوں ہیکلیں اور سینکڑوں قربان گاہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے اوپر تصدق اور قربان ہونے کے لئے اس دُنیا میں کھول دی ہیں - اور انسانوں کے عشق کی تسکین کے لئے اور ان کے سچے اور حقیقی جذبات کے فرو کرنے کے لئے تمام قسم کی عبادتیں - اور تمام قسم کی خدمتیں تفصیلی طور پر اس طرح بنا دی ہیں کہ کوئی قسم محبت کے جوش اور عشق کے جذبہ کی ایسی نہیں - جسے انسان پورا نہ کر سکے - مال لٹانے کا جوش آیا - تو اس کی طرف سے دین ہاتھ بڑھا کر روپیہ مانگتا ہے - اور مسجد مبارک کے عین نیچے دفتر محاسب جھولی پسارے کھڑا ہے - گویا وُہ خدا تعالےٰ کی اپنی جھولی ہے - جان دینے کا جوش آیا - تو جہادِ اکبر حاضر ہے یا خطرناک ممالک کی تبلیغ - بچے قربان کرنے کا جذبہ اٹھا - تو وقفِ اولاد کا محکمہ موجود ہے - اور تعلیم الاسلام ہائی سکول مدرسہ احمدیہ - اور تحریکِ جدید کے بورڈنگ کی قربان گاہیں سامنے نظر آرہی ہیں - حفاظت اور پہرہ کا خیال آیا - تو احمدیہ کور میں بھرتی کا اعلان ہے - اور لاٹھی پکڑ کر باوردی مسجد مبارک کے کونے میں کھڑا ہونے کی خدمت موجود ہے - غلامی کرنے کا خیال پیدا ہوا - تو محکمہ دعوتِ اسلام اور محکمہ وقفِ نفوس قائم ہے - غرض کوئی شوق ایسا نہیں جس کی بابت کوئی عاشق یہ کہہ سکے - کہ میرا پورا نہیں ہوسکتا - اسی طرح ذرا اپنی نظر کو اور وسیع کیجئے - تو معلوم ہوگا کہ تمام عباداتِ اسلامی - یعنی روزہ نماز - حج زکوٰۃ اور تمام امورِ شفقت علیٰ خلق اللہ کے اور تمام محکمے تحریکِ جدید اور نظامِ سلسلہ احمدیہ کے - اور بالآخر خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام کا وجودِ مبارک ایک عاشق کے لئے خدا تعالےٰ کی ہیکلوں اور قربانگاہوں کا تمثّل نظر آئے گا - جہاں ہر قسم کی قربانی لسانی اور نفسانی ظاہری اور قلبی - مالی اور جانی ادا کی جاسکتی ہے بشرطیکہ سچا جذبۂ عشق موجود ہو ؛

اس مختصر بیان کے بعد اب اس شعر کا مطلب آپ کے ذہن میں بخوبی آجائے گا - کہ جب ابتدائے عشق ہوتا ہے - تو ایک جوش و خروش - ایک آگ اور ایک طوفان کی صورت ہوتی ہے - پھر رفتہ رفتہ عاشق کو نظر آجاتا ہے کہ جو میرے جذبات ہیں - وُہ سارے کے سارے براہ راست ذاتِ باری سے پورے نہیں ہونگے - بلکہ بہت سے ان میں سے دین اور خلقت کی وساطت سے اور ان کی خدمت کی معرفت پورے ہوسکیں گے - اس لئے وُہ اپنے ان جوشوں کو ساتھ لے کر اپنے معشوق کی ہر قربان گاہ پر جاتا ہے - اور اپنا ہر جوش نکالتا ہے - اور جب سب جوش نکال چکتا ہے - تو پھر یہ کیفیت ہوجاتی ہے

ع اب جو ہیں خاک انتہا ہے یہ

یا تو وُہ جلال اور جلوہ تھا - کہ خدا کے سوا کسی کو خاطر ہی میں نہیں لاتے تھے دُنیا آنکھوں میں اندھیر تھی - اس کے چہرہ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا - اگر کوئی شخص کسی چیز کا ذکر بھی کرے تو آپ فرماتے تھے -

"بس - بس یہ شرک ہے شرک - غیر اللہ کا نام نہ لو"

پھر کچھ دن کے بعد دیکھو - تو غریبوں کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں - بیماروں کے لئے دوا لا رہے ہیں - ہمسایہ کا سودا خرید رہے ہیں - دفتر بیت المال کے گرد چکر لگائے ہیں - مدرسہ احمدیہ میں اپنے بیٹے کو وقف کرکے داخل کرانے جا رہے ہیں - تہجدیں پڑھ رہے ہیں - اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں - صدقات نکال رہے ہیں - اور حج کے لئے رختِ سفر باندھ رہے ہیں - تبلیغ کے لئے تین سال کے لئے باہر جا رہے ہیں - یا ایک مہینہ کے دَورہ پر روانہ ہو رہے ہیں - سر بسجود دُعا کے لئے پڑے ہوئے ہیں - خشوع خضوع اور انابت کا نظارہ دکھا رہے ہیں - منافقوں کو پکڑوا رہے ہیں - کمزوروں کو سہارا دے رہے ہیں - اور لوگوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا رہے ہیں ؛

غرض حیرانی ہوتی ہے - کہ کیا یہ وُہی صاحب ہیں - جو اُس دن ہم سے بات بھی نہیں کرتے تھے - اور ساری عمر کی دِلی محبت اور دوستانہ تعلقات رکھنے کے باوجود ہماری طرف نفرت کے ساتھ پیٹھ کرکے کھڑے ہوگئے تھے - ہاں معلوم تو وُہی ہوتے ہیں - مگر اُس وقت ع

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم

اور اِس وقت ع

اب جو ہیں خاک انتہا ہے یہ

اور یہ بھی ایک معنی ہیں دَنٰی فَتَدَلّٰی کے - اور دونوں حالتیں عشق کے دو قسم کے مظاہرے ہیں - اور بس - اور یہی مطلب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کا - کہ مسیح موعود جو عشق کے سب سے بلند مقام پر ہے اس کے لئے یہ بھی لازمی اور ضروری ہے - کہ وُہ خاکساری کے سب سے اعلےٰ مقام پر بھی ہو ؛

خلاصۂ مطلب یہ کہ عبادات اور جذبات محبوب کو کوئی فائدہ نہیں دیتیں - بلکہ عاشق کے اپنے جذبات کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اس پر محض رحم کرکے تجویز فرمائی ہیں - پس عبادات اور خدماتِ دین خدا پر احسان نہیں ہیں بلکہ عبد عاشق پر احسان ہیں - بس یہاں اگر فرق نظر آتا ہے عاشق میں اور دوسرے لوگوں میں کہ عاشق تو انہیں اپنے پر احسان سمجھتا ہے اور دوسرے لوگ انہیں کرکے خدا پر احسان جتاتے ہیں - یا اپنے پر چٹی سمجھتے ہیں - اگر صرف اس نکتہ کے حصُول کے لئے ہی عشق کا راستہ اختیار کیا جائے - تو بجا اور حق ہے اور منجملہ راہ محبت کی فضیلت کی دلیلوں کے ایک دلیل یہ بھی ہے - اور پھر معاملہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا - بلکہ پھر کچھ دن بعد دَورہ عشق کا اُٹھتا ہے - اور وُہی حالات ہوجاتے ہیں - اس کے بعد پھر وُہی خدمتِ خلق والی خاکساری کی کیفیت آجاتی ہے - غرض یہ دَور ساری عمر چلتا رہتا ہے - اور آگے بھی ؛

Digitized by Khilafat Library

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا ماہواری ٹریکٹ نمبر ۲۱

احمدیت کیا ہے؟

اختلافی مسائل پر منصفانہ تبصرہ

بھائیو! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ کسی مذہب کے قبول کرنے یا کسی خاص عقیدہ کے اختیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف راہ نجات پانا اور خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ تحریک احمدیت یا احمدیہ عقائد کے متعلق شائد آپ نے اچھے یا بُرے خیالات سنے ہونگے۔ اور آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو دیکھا ہوگا۔ ان حالات میں احمدیت کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے آپ کے دل میں طبعی طور پر ایک زبردست خواہش ہونی چاہیئے۔ اور بلاشبہ اگر آپ کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ احمدیہ عقائد ہی صحیح عقائد ہیں۔ اور اس زمانہ میں احمدیت ہی اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ تو آپ کو احمدیت کے قبول کرنے میں ہرگز پس و پیش نہیں ہوسکتا۔

اگر کسی بھائی کا یہ خیال ہو کہ احمدیت کسی نئے دین اور نئی شریعت کا نام ہے تو یقیناً وہ غلطی خوردہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بھی دیگر فرقوں یا پیروں اور صوفیا وغیرہم کے طریقوں کی طرح ایک فرقہ یا طریقہ ہے۔ تو وہ بھی سخت غلطی میں مبتلا ہے احمدیت نہ تو کسی نئی شریعت کو پیش کرتی ہے۔ اور نہ ہی وہ محض ایک طریقہ ہے۔ بلکہ وہ سچا اسلام۔ ہاں حقیقی اور زندہ اسلام کا اس آخری زمانہ میں دوسرا نام ہے۔ احمدیت اسلام کی حیات ثانیہ اور جماعت احمدیہ اولین مسلمانوں کی حقیقی وارث ہے۔ بے شک ہماری شریعت قرآن مجید اور ہمارے شفیع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ اپنی تعلیم کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

لیکن باایں ہمہ احمدیہ تحریک چونکہ آسمانی تحریک ہے۔ اور اس سلسلہ کا بانی خدا کا فرستادہ اور تجدید دین اسلام کے لئے اس کی طرف سے مامور ہے۔ اس لئے بلاشبہ اس پر ایمان لانا اور اس سلسلہ میں داخل ہونا از بس ضروری ہے۔

اس جگہ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ احمدیہ تحریک نیا دین اور نئی شریعت پیش نہیں کرتی۔ تو وہ کون سے عقائد ہیں جن میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمان کہلانے والوں میں اختلاف ہے؟ اور کس بنا پر مسلمان کہلانے والے بھائیوں کے لئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا ضروری ہے؟

اس سوال کے جواب کے لئے میں ذیل میں مختصراً اختلافی عقائد کا ذکر کرتا ہوں۔

اول۔ دیگر فرقے اور ان کے علماء عام طور پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات موجود ہیں۔ یعنی ایسی آیات جن کو پڑھا تو جاتا ہے۔ مگر ان کا حکم باطل ہو چکا ہے قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں آپ باسانی جان سکتے ہیں۔ کہ نسخ قرآن کا یہ غلط اعتقاد قرآن مجید کی اعلےٰ شان پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اور اشاعت اسلام کے راستہ میں ایک خطرناک روک۔ اور شائد آپ پکار اٹھیں کہ کون عالم قرآن پاک میں منسوخ آیات کا قائل ہے ہم تو اس عقیدہ سے سخت بیزار ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا ضمیر یہی کہیگا لیکن پیارے بھائی! یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ظہور تک قریباً سب علماء اور آج تک تمام فرقے بحیثیت فرقہ یہی عقیدہ رکھتے تھے اور رکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات پائی جاتی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے "عدد آیات منسوخہ بپانصد رسانیدہ اند" منسوخ آیات کی تعداد پانچ سو تک پہونچائی ہے (الفوز الکبیر صفحہ ۱۸) علامہ سیوطی نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے (اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۳) شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے عقیدہ میں پانچ آیات تو ضرور منسوخ ہیں۔ (الفوز الکبیر صفحہ ۲۱)

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ میں وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ نہ منسوخ ہوا نہ ہو سکتا ہے نہ ہوگا۔ اور اسی بنا پر جماعت احمدیہ ہی وہ اکیلی جماعت ہے۔ جو قرآن پاک میں منسوخ آیات کے وجود کی منکر ہے ہمارے عقیدہ میں قرآن مجید نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ مگر قرآن مجید کبھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ نہ سارا قرآن جیسا کہ بہائی کہتے ہیں۔ اور نہ اس کی بعض آیات جیسا کہ علماء صاحبان عقیدہ رکھتے ہیں۔ مسیح ؑ زمین و آسمان کا ٹل جانا اس شریعت کے ایک حکم کے ٹل جانے سے زیادہ آسان ہے۔

ہاں علاوہ ازیں علماء کہلانے والے قرآنی آیات کو بے ترتیب بے ربط قرآنی قصص کو محض بیان ماضی۔ قرآنی فصاحت میں عجمی کلمات کی ملاوٹ اور فہم قرآن کو محقق علامہ رازی و زمخشری وغیرہما پر ہی ختم سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ آیات قرآنی پر تدبر کرنے کے عادی نہ تھے۔ مشکل آیات کو متشابہات بتلا کر ناقابل فہم بتلاتے تھے۔ لیکن احمدیت نے قرآن پاک کو اس کی اصلی شان میں پیش کیا ہے۔ اور ان بدصورت داغوں کو اس کے خوبصورت چہرہ سے دور کیا۔ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

دوم۔ دیگر فرقے شیعہ و سنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ آج دو ہزار برس گزر جانے پر بھی ۳۳ برس کے جوان ہیں۔ اور وہ کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ کے محتاج نہیں۔ وہ لوگ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں سب سے بڑے فتنہ کا قلع قمع کرنا مسلمانوں کی بگڑی کو بنانا اور اسلام کو روئے زمین پر پھیلانا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ سے تربیت یافتہ کسی مہدی پاکیزہ نفس کا نہیں بلکہ حضرت عیسےٰ کا ہی کارنامہ ہے۔

بلاشبہ ان خیالات کے قائل قرآن مجید سے اپنی تائید میں کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے تاہم آپ خدارا غور کریں۔ کہ حضرت مسیح کے متعلق یہ خیال توحید باری تعالےٰ اور عظمت نبوی کے صحیح عقیدہ سے کس قدر دور ہے۔ میں نہیں کہتا آپ کا دل کہے گا۔ کہ اس کائنات میں سے اگر کوئی وجود خاکی جسم کے ساتھ زندہ باقی رکھا جاتا۔ تا وہ دوبارہ اہل دنیا کی طرف مبعوث کیا جائے۔ تو وہ صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود اطہر تھا ؎

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمد زندہ بودے

لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے۔ تو اور کون ہے جو آج تک باوجود فرمان خداوندی افائن مت فھم الخالدون ایک حالت پر زندہ مانا جائے۔ ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

سوم۔ غیر احمدی زندہ خدا کی زندہ تجلیات کے معرض وجود میں آنے سے منکر اور ان کے علماء اپنی خشک حالت پر قیاس کرکے اللہ تعالےٰ کے الہام اور وحی کے دروازہ کو سب اہل روحانیت کے لئے بھی یکسر مقفل قرار دیتے ہیں۔ وہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کو یکساں طور پر بند مانتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسےٰ کی آمد کے لئے آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ وہ نبی تھے اور جہاں ہوں نبی رہیں گے۔ "وجعلنی نبیاً وجعلنی مبٰرکاً اینما کنت" (سورۃ مریم)

Digitized by Khilafat Library

ہمارا عقیدہ اس بارہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

چہارم۔ دوسرے فرقے آنے والے موعود کے لئے آسمان کی راہ تک رہے ہیں یا کچھ لوگ ایک عظیم الشان مصلح کو کسی خاص غار سے نکلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ آنے والا صدی کے عین سر پر وقت مقررہ پر آیا۔ مگر اکثر لوگوں کی آنکھیں ہنوز اس کو شناخت نہ کر سکیں۔

بے شک وہ آسمان سے اترا جیسا کہ سب نبی آسمان سے آئے کیونکہ وہ زمینی نہیں بلکہ آسمانی تھا۔ ہاں وہ غار ہی سے نکلا جیسا کہ انبیاء غاروں سے نکلتے رہے۔ وہ گمنام اور گوشہ نشین تھا مگر مشیت ایزدی اس کو باہر لائی۔

آج چودھویں صدی کے پچپن برس گذر رہے ہیں مگر ہمارے بھائیوں کے خیال میں ابھی تک اس صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ ضلالت اکناف عالم پر حکمران ہے مگر وہ کہتے ہیں ابھی تک مہدی معہود رونما نہیں ہوا کشتیٔ روحانیت تباہ ہو گئی اور روحانی عالم پر موت طاری ہو گئی۔ مگر ان کا گمان ہے کہ ابھی تک مسیحا ئے زمان کا نزول نہیں ہوا۔ لیکن یہ سب غلطیاں ہیں جن میں دیگر اقوام کی طرح ہمارے بھائی بھی مبتلا ہو گئے۔ ورنہ خدا کا وعدہ سچا نکلا اس کے رسول کا فرمودہ درست ثابت ہوا۔ اور خدا کی طرف سے آنے والا مقدس مصلح حضرت مرزا **غلام احمد** علیہ الصلوٰۃ والسلام بروقت ظاہر ہوا۔ آپ مع فرشتوں کے آئے۔

"اے میری پیاری قوم! اس وقت کو غنیمت سمجھ۔ یہ تیرا گمان صحیح نہیں ہے کہ اس صدی کے سر پر آسمان و زمین کے خدا نے کوئی مجدد اپنی طرف سے نہ بھیجا بلکہ کافر اور دجال بھیجے۔ تا زمین میں فساد پھیلائے۔ اے قوم! نبی علیہ السلام کی پیشگوئی کا کچھ لحاظ کر۔ اور خدا تعالےٰ سے ڈر اور نعمت کو رد مت کر۔"

غافل مشو گر عاقلی دریاب گر صاحبدلی
شاید کہ نتوان یافتن دیگر چنیں ایام را

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۲۶)

بھائیو! میں موٹے موٹے چار اختلافی عقائد کو آپ کے سامنے رکھتا ہوا محبت بھرے دل کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ خدارا ان باتوں پر غور فرمائیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کریں کہ وہ صداقت کا راستہ اپنے فضل سے ظاہر فرمائے کیونکہ اس کے بغیر راہ حق پانا ناممکن ہے۔ ہاں آپ کو ان مسائل کے متعلق اگر کوئی سوال پیدا ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار:۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

تزکیہ نفس

بزرگانِ اسلام کے قیمتی اقوال

(۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پانچ ظلمتیں ہیں اور پانچ ہی ان کے چراغ ہیں (۱) دنیا کی محبت ظلمت ہے اور اس کا چراغ تقویٰ ہے۔ (۲) گناہ ظلمت ہے۔ اور اس کا چراغ توبہ ہے۔ (۳) قبر ظلمت ہے اور اس کا چراغ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ (۴) آخرت ایک ظلمت ہے۔ اور وہاں کا چراغ عمل صالح ہے (۵) پل صراط ایک ظلمت ہے اور اس کا چراغ اللہ تعالےٰ پر یقین ہے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پانچ گروہ اہل جنت میں سے ہیں (۱) فقیر عیال دار (۲) وہ عورت جس سے اس کا خاوند راضی ہے (۳) اپنا مہر اپنے خاوند کو بخشنے والی عورت (۴) وہ شخص جس سے اس کے ماں باپ راضی ہوں۔ (۵) گناہوں سے توبہ کرنے والا۔

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے سب دوستوں کو دیکھا مگر کوئی دوست اپنی زبان کو قابو میں رکھنے سے اچھا نہ پایا۔ میں نے سب لباسوں کو دیکھا مگر کوئی لباس پرہیز گاری جیسا نہ پایا۔ میں نے سب مالوں کو دیکھا مگر کوئی مال قناعت سے اچھا نہ پایا۔ میں نے سب نیکیوں کو دیکھا مگر کوئی نیکی اچھی نصیحت سے بڑھ کر نہ پائی اور میں نے سب کھانوں کو کھایا مگر کوئی کھانا صبر سے بڑھ کر لذیذ تر نہ دیکھا۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر پانچ خصلتیں نہ ہوتیں تو سب لوگ نیک ہوتے۔ (۱) جہالت پر قناعت (۲) دنیا کی حرص (۳) بخل (۴) عمل میں ریا (۵) اور اپنی عقل کو سب سے بہتر سمجھنا۔

(۵) حضرت عبد اللہ انطاکی فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں دل کی دوا ہیں (۱) صلحاء کی صحبت۔ (۲) قرآن مجید کی تلاوت (۳) پیٹ بھر کر نہ کھانا (۴) رات کی عبادت (۵) صبح کو تضرع اور عاجزی

(۶) حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں۔ مال دار دنیا دار میں تم پانچ باتیں دیکھو گے (۱) لمبی چوڑی امیدیں (۲) غالب حرص (۳) شدید بخل (۴) کم پرہیزگاری (۵) آخرت کی فراموشی

(۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں۔ جس شخص میں پانچ خصائل ہوں وہ دنیا اور آخرت میں نیک بخت ہوا۔ (۱) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر وقت ذکر کرے (۲) جب کسی بلا میں مبتلا ہو تو انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے۔ (۳) جب کوئی نعمت یا خوشی حاصل ہو تو الحمد للہ رب العالمین کہے (۴) جب کوئی کام شروع کرے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے۔ (۵) اور جب گناہ صادر ہو تو استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ کہے۔

(۸) حاتم اصم کہتے ہیں۔ جلد بازی شیطان کا کام ہے مگر پانچ باتوں میں نہیں کہ وہاں جلدی کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے (۱) مہمان کو کھانا کھلانے میں (۲) مردے کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں (۳) لڑکی کی شادی کرنے میں جب وہ بلوغت کو پہنچے (۴) قرض کی ادائیگی میں (۵) گناہ سے توبہ کرنے میں۔

(۹) حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی نے کہا۔ اے خدا مجھے رات اچھی نہیں لگتی مگر تیری عبادت کے ساتھ دن اچھا نہیں لگتا مگر تیری اطاعت کے ساتھ دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ آخرت اچھی نہیں لگتی مگر تیرے عفو کے ساتھ۔ اور جنت اچھی نہیں لگتی مگر تیرے دیدار کے ساتھ

(۱۰) کسی عالم کا قول ہے کہ پانچ افکار ہیں جن سے پانچ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) آیات الٰہیہ پر غور کرنا اس سے توحید اور اللہ تعالےٰ پر یقین پیدا ہوتا ہے (۲) نعماء الٰہیہ پر غور کرنا اس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے (۳) خدا تعالےٰ کے وعدوں پر غور کرنا اس سے خدا تعالیٰ کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے (۴) اللہ تعالیٰ کے وعید پر تفکر کرنا اس سے ہیبت الٰہی دل میں موجزن ہوتی ہے (۵) خدا تعالیٰ کے متواتر احسانات کو دیکھتے ہوئے اپنی کوتاہیوں پر غور کرنا اس سے انسان کو حیا اور شرم آتی ہے

(۱۱) حکماء میں سے کسی حکیم کا قول ہے کہ زہد پانچ خصلتوں کا نام ہے (۱) خدا تعالیٰ پر اعتماد رکھنا (۲) مخلوق سے بیزار رہنا (۳) اعمال میں اخلاص رکھنا (۴) ظلم اور تکالیف کو برداشت کرنا اور (۵) اپنی مملوکہ چیز پر قانع رہنا

Digitized by Khilafat Library

واقعات عالم پر نظر

(۱) فسطائیت اور مارکسٹ اشتراکیت (۲) ہوائی جہاز رانی کا مستقبل (۳) ہندوستانی نوجوانوں کی تربیت

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

فسطائیت اس سیاسی تحریک کا نام ہے۔ جو قومی مفاد کو ایک خود مختار با اختیار قائد کی کامل اطاعت اور کل قوم کے ایک اجتماعی مقصد کو انفرادی یا اقلیت کی آراء سے لاپروا ہو کر مخالف آواز اور مخالفت کو بہ جبر دبانے کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا مرکز ان دنوں روم اور برلن اور قائدین مسولینی اور ہٹلر ہیں۔ مذہب اگر ان کے راستہ میں آجائے۔ تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ مذہب کی ضرورت صرف ایک آلہ کار کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ مارکسٹ اشتراکیت اس تحریک کا نام ہے۔ جو قومی مفاد کی جگہ انسانی مساوات کو ترجیح دیتی اور حصول مدعا کے لئے مذہب کو مٹانا سرمایہ دار کو تباہ کرنا اور ہر ممکن ذریعہ سے اپنے خیالات کی اشاعت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ آسمان سے خدا۔ اور زمین سے سرمایہ دار کا اخراج اس کا مطمح نظر ہے۔ اس تحریک کا مرکز ماسکو ہے۔ مذہب اور بادشاہت اس تحریک کے نزدیک قریبًا ناقابل عفو جرم ہیں۔ فسطائیت یہود کی دشمن اور مارکس و لینن کی اشتراکیت یہود کی دوست ہے۔ اس وقت دنیا کے ہر حصہ میں ان تحریکات کی جنگ ہے۔ چین میں سپہ سالار مارشل چنگ سرخ اشتراکیت کا خطرناک مخالف اور اسی لئے جاپان کا دوست ہے۔ ہندوستان میں پنڈت نہرو اور کانگریس کی نوجوان پارٹی سرخ تحریک کی حامی ہے۔ فرانس میکسیکو جنوبی امریکہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اس کے گہرے اثرات ہیں۔ ہسپانیہ نے قریبًا ایک لاکھ جانوں کی قربانی سے لینن کی شاگردی کا حق ادا کیا ہے۔ مگر دنیا کا بیشتر حصہ ابھی تک ایسی حکومتوں کے زیر اثر ہے۔ جو اس انتہائی اشتراکیت کی مخالفت اور فسطائیت کی بھی حامی ہیں۔ ان میں انگلستان کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ انگلینڈ کی مزدور جماعت روسی اشتراکیت کی مخالف ہے۔ اور قدامت پسند جماعت فسطائیت کی موافق نہیں اور انگریز کو صدیوں کی حاصل کردہ جمہوریت زیر پادشاہت کو چھوڑنا پسند نہیں۔

اس وقت فسطائیت اور مارکسٹ اشتراکیت میں عملًا جنگ شروع ہے۔ جس میں اول الذکر کی قریبًا فاتحانہ حیثیت ہے۔ اور منشائے الٰہی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں طاقتیں جو شہزادہ امن کی آمد کے بعد تلوار کے ذریعہ اپنے خیالات کی اشاعت کی حامی ہیں تلوار ہی سے تباہ کر دی جائیں اور فسطائیت اور اشتراکیت کی بربادی کے بعد آبادی و استعمار کے درمیانی اجزاء احمدیت کے رنگ میں نمودار ہو کر وہ نیا زمین و آسمان بنائیں۔ جو مسیح موعودؑ کی آمد پر قضا و قدر کے مالک نے تجویز کر رکھا ہے۔

(۲)

ہمارے دیکھتے دیکھتے آسمان کی فضا میں اڑنے والے جہاز اور جہاز ران روزانہ جانبازانہ کوشش کر کے ایک نیا اور نہایت عظیم الشان تغیر نہایت سرعت کے ساتھ پیدا کر رہے ہیں۔ اگر ایک لنڈن سے ملبورن پہونچنے میں پہلوں کو مات کرتا ہے۔ اور دوسرا انگلستان سے جنوبی افریقہ تک اڑ کر بازی لیجاتا ہے۔ تو ایک ورانوکھا خیال ایک عورت کو آجاتا ہے۔ جو تنہا انگلینڈ سے اڑ کر نیوزی لینڈ خطرناک راستوں سے پرواز کر کے چلی جاتی ہے۔ بحر ظلمات کے آر پار جانا جو پہلے بڑی بات تھی۔ اب معمولی امر ہو گیا ہے۔ ہمارا ہندوستان اب لنڈن سے آئندہ سال اڑھائی دن کا راستہ رہ جائیگا۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ اس لئے کہ قادیان والے کا پیغام دُنیا کو جلد پہونچایا جا سکے۔ ہنسنے والے کو ہنسنے دو۔ مچھلی پکڑنے والوں کو جب آسمانی بادشاہت کے وعدے دیئے جاتے تھے۔ وہ اس وقت بھی ہنسا تھا۔ وہ ساربانوں کو ریت پر برہنہ بیٹھے ہوئے دنیا کی شہنشاہیت کے خواب دقیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے وارث ہونے کے یقین کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اس کا قائم مقام آج اگر چہ سو سال پہلے کی نسبت کم، قادیان کو حقیر اور قادیانی کو جھوٹا سمجھکر اپنے پیشرو کی تقلید کرتا ہے مگر اللہ کی بات یہی ہے۔ مچھلی پکڑنے والے خدام مسیح کو بحری مناسبت سے بحری طاقتیں دے۔ اور مسیح ناصری کے پانی پر چلنے کو پورا کیا۔ اور اب مسیح محمدی کے ہوا میں اڑنے اور آسمان کی طرف صعود کو ذات باری انشاء اللہ ہوائی طاقت کے ذریعہ اس طرح پورا کرے گی جس طرح کلام میں وارد ہوا ہے۔ چونکہ اڑنے والے آسمانوں کو دیکھ آئے ہیں وہاں ابن مریم کہیں نہیں۔ اس لئے مسیح ناصری کی موت اور مسیح محمدی کی آمد کا پیغام ہوائی جہاز رانی کے شاندار مستقبل سے متعلق ہے اسی لئے قادیان کو دُنیا کے کونے کونے سے ملایا جا رہا ہے۔

(۳)

نئی نسل میں امنگ ہے جوش ہے وطنیت کے جذبات ہیں۔ آزادی و حریت سے محبت ہے۔ علم ہے حلم ہے زبان ہے بیان ہے مگر ایمان و اخلاق کے خانہ کو پُر کرنا باقی ہے جس کیلئے قومی تربیت ضروری ہے۔ ہم نے انگلستان میں انگریز کو دیکھا اور گالی کا جواب Thank you شکریہ سے دیتے ہوئے پایا۔ راستہ بتانے میں سبقت۔ سواری میں بوڑھے کیلئے نوجوان کو اور عورت کے لئے مرد کو ایثار کر کے جگہ چھوڑتے دیکھا۔ اسٹیشن پر پولیس کی ضرورت نہیں ہر شخص باری سے ٹکٹ لیتا ہے۔ نہ دھکم دھکا نہ زور و شور۔ دوکانوں پر جھگڑا نہیں راستوں میں بائیں طرف چلنے سے تصادم نہیں۔ آقا کاغذ پھاڑ کر فرش پر نہیں گراتا۔ اور اس طرح نوکر کا کام نہیں بڑھاتا۔ مالکہ خادمہ کی مدد کرتی اسے وقت پر خود رخصت دیتی۔ زمین پر مجلس و تنہائی میں تھوکنے کی ممانعت یاد دلانیکی ضرورت نہیں۔ وغیرہ۔ ان باتوں نے قومی تربیت کے ذریعہ وہ رنگ اختیار کیا ہے جس کی ہمیں ابھی ضرورت ہے۔ البتہ ہمارے نوجوانوں کو لازم ہے۔ کہ مغرب کی فضول خرچی فیشن پرستی اخلاقی پستی اور عیش و عشرت پسندی کو کبھی نہ لیں اور مشرق کے آداب۔ سادگی و صبیح الاخلاق کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ خدا نے ہندوستان سے

صنفِ نازک کے لئے جدید بہترین زیور

(نقالوں سے بچیئے) (دہلی کی تحفہ)

کیمیکل گولڈ سونے کی لہریہ دار چوڑیاں

ان چوڑیوں کو ماہر جرمنی کاریگروں نے حال میں کیمیکل گولڈ سونے سے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہر طبقہ کی بیگمات ان پر جان فدا کرتی ہیں۔ یہ جدید انگریزی طرز کے نہایت نفیس بیل بوٹوں کے نقش و نگار سے مرصع ہیں انکا رنگ و روپ مانند اصلی سونے کے ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ہر وقت ہاتھوں میں پہنے رہنے سے بھی عمر بھر سیاہ نہیں پڑتیں خراب نہیں ہوتیں۔ جہاں چاہو دکھالو۔ کوئی تجربہ کار صراف بھی ذرا شبہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں اور انکو دوسو روپیہ سے کم قیمت کی نہیں بتا سکتا۔ حسین گوری اور نازک کلائیوں میں اس درجہ خوشنما معلوم ہوتی ہیں۔ کہ ان کو پہنکر کوئی عورت عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھے تو وہ عورتیں جو رات دن اصلی سونا پہنتی رہتی ہیں۔ دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ پہن خواہ کچھ بھی صرف ہو جائے ایسی ہم کو بھی منگادو۔ سبکی نظر ان پر پڑے تو بات نہیں۔ ہر سائز کی اسٹاک میں موجود ہیں۔ ہمراہ فرمائش کے کلائی کا ناپ ضرور تحریر کیجئے۔ قیمت ایک مکمل سٹ جس میں آٹھ عدد چوڑیاں پیکڈ ہوتی ہیں۔ علاوہ محصولڈاک صرف ؎ (ڈھائی روپیہ) لیکن ایک ساتھ تین سٹ کے خریدار کو ایک بالکل مفت۔

ملنے کا پتہ:۔ زین برادرس ۳ متھرا یو۔پی)

Digitized by Khilafat Library

بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کے متعلق مخلصانہ جذبات کا اظہار

احباب جماعت احمدیہ گنج (لاہور) نے بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر کی سرگرم خدمات سلسلہ احمدیہ کے اعتراف میں دعوت چائے دی۔ جس میں ستر کے قریب احمدی وغیر احمدی اصحاب شریک ہوئے۔ صوفی رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی صدارت میں خاکسار نے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھ کر سنایا۔

اخینا المحترم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آج ہم آپ کی جدائی کے تصور سے اپنے قلوب کو حزیں پاتے ہوئے اپنے جذبات متموج کے نیچے آپ کی ذات کی محبت موجزن ہے۔ اس وقت پیش کرنا چاہتے ہیں۔

واجب التکریم برادر! آخر وہ کیا چیز ہے کہ جس نے ہمارے درمیان غیر منقطع تعلق اور نہ ٹوٹنے والا رشتہ اور جذبات محبت پیدا کر دیئے۔ یقیناً وہ نعمت سماوی اور فضل رحمانی حقیقی اسلام یعنے احمدیت ہے۔ جس کے ظہور نے اقوام متفرقہ و پراگندہ کو صلح و اتحاد کا عملی پیغام دیا۔ جیسا کہ خالق حقیقی سبحانہ تعالےٰ نے خود اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا۔ پس یہ انہی ثمرات الٰہیہ اور منن رحمانیہ کی برکت اور انہی تجلیات روحانیہ کی جو قادیان کے برگزیدہ انسان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئیں کا اثر ہے کہ ہم میں صحیح اخوۃ اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان کامل طور پر پیدا ہو گئی۔

اخینا! آپ کی تعظیم مختلف رنگوں میں ہم پر واجب ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود فداہ ارواحنا کے صحابہ میں سے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے درس وصحبت سے مشرف ہیں۔ نیز آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کی دیوانہ وار تعمیل کرنے اور کرانے والے اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات میں سبقت حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ نے یہاں کے چار سالہ قیام میں اپنے آپ کو قابل رشک احمدی ثابت کیا۔ احباب جماعت کی خیراندیشی اور محبت میں آپ کا سرشار رہنا اور آپ میں اسلام کا صحیح طور پر جذبۂ عشق کا پایا جانا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس حقیقت افروز کلام کے عین مطابق ہے ؎

خیراندیشی احباب ہے مدنظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہو آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو

ہمارے ہر دلعزیز بھائی! آپ نے دینی و دنیوی تعلقات اخلاق حسنہ اور اطوار سالکانہ سے اپنے آپ کو اسم بامسمیٰ ثابت کیا۔ غرضیکہ اپنے گوناگوں خصائص حمیدہ سے اپنے آپ کو حقیقی معتبر ثابت کیا۔ اور ہم میں آپ نے ریاض احمدیت کے خوشبودار پھول کی طرح ایام بسر کئے اور آپ نے ؎

منہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ میخواہد نگار من تہیدستان عشرت را

کے مطابق دنیوی آسائشوں اور فانی شان وشوکت سے ہمیشہ اجتناب اور بے نیازی اختیار کی۔

آپ کا اثر محبت کالنقش فی الحجر ہمارے قلوب سے نہیں مٹ سکتا۔ بالآخر ہم تحیۂ دعا کے ساتھ آپ کو الوداع کہتے ہیں۔ اور ایک مصلّے اور حمائل شریف کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ ہماری ترقی کے لئے دعا کریں۔ خدا تعالےٰ آپ پر ہمیشہ سحاب رحمت کا سایہ رکھے۔ اور آپ کے لئے اور زیادہ ترقیات کے ذرائع مہیا کرے۔

ہم ہیں آپ کے بھائی
ممبران جماعت احمدیہ گنج لاہور

جواب میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نے فرمایا:۔

جو باتیں آپ نے میری نسبت کہی ہیں۔ میں ان کا تہ دل سے شاکر ہوں اور جو باتیں آپ نے میرے واسطے پیش کی ہیں۔ وہ اپنے لئے بھی پسند کریں۔ اور وہی نمونہ اپنے اندر پیدا کریں برادران! ہماری زندگی کا مقصد احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ ہم ہر طرح کی قربانیوں کی خاطر تیار رہیں۔ دنیا کا لالچ بے فائدہ چیز ہے۔ اس لئے دین کی خاطر عشرت۔ کو نثار کر دینا چاہیئے بالآخر میں پُرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ دوسرے مالی مطالبات کے علاوہ تحریک جدید کے مطالبات میں بڑھ کر حصہ لیں۔ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے پوری توجہ درکار ہے آخر میں پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ کہ میری آئندہ ترقی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

خاکسار۔ شیخ نور احمد

جلسہ سالانہ پر دستکاری کی نمائش

گذشتہ سال کی طرح اب بھی سالانہ جلسہ پر انشاء اللہ صنعتی نمائش ہوگی۔ احمدی خواتین براہ مہربانی دستکاری کی اشیاء سیدہ حضرت ام طاہر احمد سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔ اور چیزیں یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک پہونچ جائیں۔ حد ۱۰ دسمبر تک۔

جو چیزیں وقف ہوں ان کے ساتھ چٹ پر وقف تحریر فرمائیں۔ ہر چیز پر چٹ ضرور لگائی جائے۔ جس پر چیز کی اصل لاگت لکھی ہو۔ چیزوں کی اجرت سلسلہ کے لئے وقف ہے۔ اس لئے اصل لاگت پر ایک پائی بھی خود بخود نفع لگانا جائز نہ ہوگا چیزوں کے ساتھ تفصیلی خط ضرور ہونا چاہیئے۔

گذشتہ سال مندرجہ ذیل مقامات سے چیزیں آئی تھیں۔

(۱) قادیان (۲) حیدر آباد دکن (۳) شیخوپورہ (۴) لاہور (۵) شاہدرہ مقامی لجنہ اماء اللہ ان بہنوں کی بہت ممنون ہے۔ جنہوں نے گذشتہ سال کی نمائش میں چیزیں بھیجکر نمائش کی رونق کو دوبالا کیا۔ امید ہے کہ اب پہلے سے بھی بڑھ کر کوشاں ہوں گی۔

مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم

Digitized by Khilafat Library

گداگری اور مسلمان

برادران اسلام! اچھے بھلے اور تندرست مسلمانوں کو آپ ایک ایک پیسہ دے کر گداگری جیب مکروہ فن نہ سکھائیں۔ بلکہ ٹھوس مدد کریں یا ہماری نئی سکیم کے اشتہارات جو بے روزگار مسلمانوں کی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپوائے گئے ہیں۔ ہم سے مفت منگا کر اپنے شہر یا قصبہ کی مسجدوں کے دروازوں کے لئی سے لگادیں۔ اور تقسیم بھی کریں۔ نیز ان اشتہاروں کو پڑھ کر ان پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی عمل کرنے کی ہدایت کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان اشتہاروں پر عمل کرنے کے بعد آپ کو کوئی بھی مسلمان بے روزگار یا گداگر نظر نہیں آئے گا۔

المشتہر

خادم المسلمین مہتمم کتبخانہ برکات الاسلام لاہور بیرون دروازہ شیرانوالہ فیروز سٹریٹ